روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16 جنوری 2006ء 15 ذوالحج 1426 ہجری 16 صلح 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 10

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں' اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ پروا نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی' ہر طرح فتح کی امید تھی' لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے' تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ ذات غنی ہے' یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں' یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا' اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے' لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچالیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا' تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا (-) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے' وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔

(ملفوظات جلد اول ص 8)

تمہاری یہ حالت کیوں ہے

حضرت اسامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ دوسرے دوزخی اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کیلئے نہیں کہتے تھے، اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن خود کیا کرتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة النار حدیث نمبر:3027)

شادی کی تقریب سعید

مکرم عمر احمد خان صاحب ابن مکرم ماجد احمد خان صاحب کی شادی مکرمہ امۃ المقیت نائلہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب کے ساتھ 7 جنوری 2006ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ لان تحریک جدید میں منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ 8 جنوری کو مکرم ماجد احمد خان صاحب نے اپنے ڈیرہ واقع احمد نگر میں دعوت چائے کا اہتمام کیا۔ اس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اس نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 دسمبر 2005ء کو قادیان میں فرمایا تھا۔ بچی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بھتیجی اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی نسل سے ہے۔ مکرم عمر احمد صاحب مکرم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

کنسلٹنٹ فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب کنسلٹنٹ فزیشن انگلستان سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور 5 جنوری سے روزانہ معائنہ کر رہے ہیں۔ وہ مورخہ 30 جنوری 2006ء تک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے ان کی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

درخواست دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

بزرگوں کی عنایات

نہ ختم ہونگی عطائیں مرے بزرگوں کی
ہیں ساتھ میرے دعائیں مرے بزرگوں کی

رہ وفا میں مجھے راستہ دکھاتی ہیں
وہ لازوال وفائیں مرے بزرگوں کی

کسی بھی حال میں چھوٹے نہ دامنِ بیعت
ابھی ہیں تازہ صدائیں مرے بزرگوں کی

بچھی ہوئی ہیں عقیدت سے شہرِ مرشد میں
محبتوں کی ردائیں مرے بزرگوں کی

مہک رہی ہیں ابھی تک جو نور و نکہت سے
وہ راہیں دیکھنے آئیں مرے بزرگوں کی

پلایا دودھ وہ جس میں ریا کی چھینٹ نہ تھی
کمال مائیں تھیں۔ مائیں مرے بزرگوں کی

میں بزمِ شوق میں آیا ہوں اس لئے قدسیؔ
کہ کوئی بات سنائیں مرے بزرگوں کی

عبدالکریم قدسیؔ

تحریک جدید کا ایک مطالبہ

تحریک جدید کا 17واں مطالبہ بیکاری دور کرنے کے بارے میں ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو۔ اس میں امیر غریب مساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔'' (مطالبات صفحہ:123)

(وکیل المال اول)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

درخواست دعا

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں کہ عزیز شیراز احمد صاحب ولد مکرم لئیق احمد صاحب مردان شدید بیمار ہے رحمان میڈیکل انسٹیٹیوٹ حیات آباد پشاور میں زیر علاج ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم میجر (ر) میاں عبدالباسط صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کی بیٹی مکرمہ سارہ عفت صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سید حسن بلال احمد صاحب ابن مکرم سید ہمایوں ظفر احمد صاحب یکم اگست 2005ء کو بمقام ٹلفورڈ اسلام آباد برطانیہ میں فرمایا۔ مکرمہ سارہ عفت صاحبہ محترم میاں عبدالقیوم صاحب راولپنڈی کی پوتی اور محترم کرنل ضیاء الدین صاحب اسلام آباد کی نواسی ہے جبکہ مکرم سید حسن بلال احمد صاحب محترم سید محمد احمد صاحب لاہور کے پوتے اور محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ دونوں بچے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی تیسری نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جماعت احمدیہ اور دونوں خاندانوں کیلئے انتہائی بابرکت فرمائے۔ آمین

نادار مریض توجہ کے مستحق ہیں

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں۔

مخیّر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد آمد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا کے دفتر میں سابقین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی کہ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔'' (الوصیت)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان داخلہ

دی انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس آف پاکستان نے پری انٹری پروفیشینسی ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے جو کہ 13 مارچ 2006ء کو ہوگا۔ اس سلسلہ میں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 فروری 2006ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 8 جنوری 2006ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف کراچی نے اپنے الحاق شدہ کالجز میں بی اے/بی ایس سی اور بی کام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات روزنامہ جنگ مورخہ 8 جنوری 2006ء ملاحظہ کریں۔

FMH انسٹیٹیوٹ آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز شادمان لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

1۔ بی ایس سی لیب ٹیکنالوجی (دوسالہ پروگرام)
2۔ بی ایس سی میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی (تین سالہ پروگرام)
3۔ بی ایس سی فزیوتھراپی (چار سالہ پروگرام)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جنوری 2006ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 8 جنوری 2006ء ملاحظہ کریں۔

4۔ دی چارلس ویلس پاکستان ٹرسٹ نے 2006-07 کیلئے وزیٹنگ فیلوشپ پروگرام کا اعلان کیا ہے یہ پروگرام درج ذیل فیلڈ میں ہوگا۔ آرٹس اینڈ ڈیزائن، لٹریچر، انگلش لینگوئج ٹیچنگ، ایجوکیشن، مینجمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن سوشل ڈیویلپمنٹ، ہیومن رائٹس اینڈ جینڈر سٹڈیز۔ اس پروگرام کے متعلق مزید معلومات برٹش کونسل کی ویب سائٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(www.britishcouncil.org.pk)

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

فرخ سلمانی

تین انصاری صحابہ۔ مناقب اور خدمات

حضرت اسید بن حضیرؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ

مجموعی تعارف

یہ تینوں صحابہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ انصار سے مراد وہ مسلمان ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ہجرت مدینہ سے قبل مدینہ میں آباد تھے جس کا نام پہلے یثرب تھا۔ یثرب کہتے ہیں ہلاک کرنے والی جگہ کو۔ ایسی جگہ جہاں کثرت کے ساتھ وبائیں پھوٹتی تھیں، اموات ہوتی تھیں اور ہلاکت خیز جگہ تھی۔ یہاں پر وہ لوگ جو آنحضور ﷺ کی ہجرت سے قبل آباد تھے وہ انصار اس لئے کہلاتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے نصرت اور مدد کا گویا حق ادا کر دیا۔ ناصر کی جمع انصار ہے۔ ناصر کے معنی ہیں مدد کرنے والا وہ لوگ جنہوں نے خدا کے رسول کی مدد اور نصرت اور حمایت کو کمال تک پہنچا دیا۔ ان کے نام کے ساتھ انصار کا لفظ قرآن کریم نے گویا ہمیشہ کے لئے لگا دیا اور آنحضور ﷺ نے ان کو یہ لقب عطا فرمایا گویا وہی حقیقی اور سچی مدد کرنے والے ہیں جن کی پیروی کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو خدا کے رسول اور اس کے دین کی مدد کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کی مدینہ میں ہجرت سے قبل وہاں یہود بھی آباد تھے جو باہر سے آ کر آباد ہوئے تھے اور کچھ مقامی تھے جو انصار کہلاتے ہیں۔ انصار قبائل میں بٹے ہوئے تھے اور دو بڑے قبائل تھے۔ ایک قبیلہ اوس کہلاتا ہے اور ایک قبیلہ خزرج کہلاتا ہے۔ ان دو قبائل کی آگے چھوٹی چھوٹی شاخیں موجود تھیں اور ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ یہ اسلام قبول کریں اور بے انتہا خدمات سرانجام دیں۔

ان تین صحابہ میں سے دو تو اوس اور خزرج کے سردار ہیں۔ حضرت اسید بن حضیرؓ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضرت سعد بن معاذؓ اوس کے ایک قبیلہ بنوعبدالاشہل کے سردار تھے اور حضرت سعد بن عبادہؓ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ اس لحاظ سے یہ تینوں صحابہ ظاہری لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا وہ لوگ جو جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہو سکتے ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔

یہ تینوں صحابہ حضور ﷺ کے اس قول کی بہترین مثال ہیں۔ جاہلیت میں بھی یہ بہترین تھے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے انہی سعادتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول اسلام کی توفیق عطاء فرمائی۔ اور اس کے بعد انہوں نے علم دین حاصل کیا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اعلیٰ نمونے بھی پیش کئے۔ تو پھر وہ اسلام میں بھی بلند مقام پر فائز ہوئے۔

حضرت اسید بن حضیرؓ

سب سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا قول جو آپ نے حضرت اسید بن حضیرؓ کے بارہ میں بیان فرمایا تھا۔ ایک دفعہ ان کی خدمت سے خوش ہو کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسید بن حضیرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔

آپ کا نام اسید اور کنیت ابو یحییٰ تھی۔ آپ قبیلہ اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل میں سے تھے لیکن پورے قبیلے کی سرداری آپ کو وراثت میں ملی۔ آپ کے والد بھی سردار تھے اور آپ بھی سردار تھے۔ آپ کے والد حضیر ہجرت سے پانچ سال قبل خزرج کے ساتھ جنگ میں مارے گئے تھے ہجرت سے قبل یہودی اوس اور خزرج قبائل کو آپس میں لڑاتے رہتے تھے۔ دونوں کو سود پر رقم دیتے تھے اور جنگ بھڑکاتے رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل ایک لمبی جنگ چھڑی تھی یعنی جنگ بعاث۔ اس جنگ میں ان کے والد مارے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل عقبہ کے مقام پر مدینہ کے لوگ چھپ کر بیعت کرنے آئے۔ وہاں تین بیعتیں ہوئیں۔ انہوں نے عقبہ ثانیہ سے قبل یعنی پہلی اور دوسری بیعت کے درمیان بیعت کی۔ اور یہ رسول ﷺ کی ہجرت سے ایک سال قبل کی بات ہے۔

ان کے قبول اسلام کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ انصار مدینہ کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجا۔ انہوں نے بڑی حکمت کے ساتھ مدینہ کے علاقوں میں تبلیغ شروع کی اور لوگ آنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ اسعد بن زرارہ جو کہ ایک قبیلہ کے سردار بھی تھے انہوں نے حضرت مصعب سے کہا کہ اگر تم ہمارے قبیلے کے سردار کو مسلمان کر لو تو بہت سہولت ہو جائے گی اور قبائل کا یہ دستور تھا کہ اگر سردار مخالف ہے تو لوگوں کا الگ عقیدہ رکھنا تو کیا الگ رائے رکھنا بھی مشکل تھا تو حضرت مصعب بن عمیرؓ نے کہا کہ ہاں انہیں کسی وقت میرے پاس لے آئیں تو ان کو بھی تبلیغ کریں گے۔ چنانچہ اسعد بن زرارہ انہیں لے کر آ گئے اور آپ کے حوالہ کر دیا۔ ان کے اندر اتنی سعادت تھی اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان میں خدا تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی تھی کہ انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات سنائیں اور اسلام کا معمولی تعارف کروایا تھا کہ وہ کہنے لگے کہ میں اسلام قبول کرتا ہوں کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ اور پھر ساتھ ہی کہا بہت ہی اچھا ہو کہ تم اسی طرح سعد بن معاذ کو بھی تبلیغ کرو اور انہیں مسلمان کر لو۔ چنانچہ سعد بن معاذ کو لینے چلے گئے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان میں بہت تاثیر تھی۔ حضرت سعد بن معاذ نے بھی اسی طرح قرآن کریم کی چند آیات سنیں اور معمولی تعارف سننے کے بعد مسلمان ہو گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ آئے تو رسول اللہ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو آپ کا بھائی بنایا جو مشہور صحابی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سرکردگی میں اسلام کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ بدر کی جنگ میں ان کی شرکت کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ شامل ہوئے تھے یا نہیں ہوئے تھے۔ احد میں انہوں نے بہت سی خدمات سرانجام دیں اور انہیں سخت زخم آئے جب رسول اللہ ﷺ پر سخت حملہ ہو رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گر گئے تھے۔ اس وقت انہیں بھی کئی زخم آئے۔ جنگ خندق میں بھی انہوں نے بہت خدمات انجام دیں رسول ﷺ نے ان کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ آپ دو سو آدمیوں کو لے کر خندق کی حفاظت کریں۔

آپ بہت زیرک تھے۔ صلح حدیبیہ سے قبل کی بات ہے کہ ابوسفیان جو قریش کا سردار تھا اور بعد میں مسلمان بھی ہو گیا اس نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے قتل کے لئے بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت بنوعبد الاشہل کی ایک مسجد میں نماز پڑھا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ پر اپنا خنجر نکال کر حملہ کرنا چاہا۔ قبل اس کے کہ وہ حملہ کرتا اسید بن حضیر جو اس کی حرکتوں کو دیکھ رہے تھے اس کو پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کو ایک نہایت خطرناک حملہ سے بچانے کی توفیق پائی۔ جب مکہ فتح ہوا تو اس وقت بھی آپؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کے ساتھ مہاجرین کے نمائندہ کے طور پر تھے۔ اور حضرت اسید بن حضیرؓ آپ کے ساتھ انصار کے نمائندہ کے طور پر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک طرف حضرت ابو بکرؓ تھے اور ایک طرف حضرت اسید بن حضیرؓ تھے۔ اس چیز سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے دربار میں ان کے بلند مقام کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ حنین میں بھی اوس کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اور خدمات سرانجام دیں۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی سارے قبیلے کے ساتھ بیعت کی۔ 16 ہجری میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شام کی طرف سفر پر گئے اور اس سے واپسی پر ان کی وفات ہوئی۔ ان کی اولاد میں صرف ایک لڑکے کا ذکر ملتا ہے جس کا نام غالباً یحییٰ تھا اسی لئے آپ کی کنیت ابو یحییٰ کہلاتی ہے۔

آپ رسول اللہ ﷺ کے بہت مقرب صحابی تھے اسلام پر بہت فخر کرتے تھے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ دشمن آئے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ بات چیت ہو رہی تھی۔ اس موقعہ پر آپ نے جو رائے دی تھی وہ ان کفار کے مخالف تھی۔ اس پر ایک کافر نے کہا کہ تمہارا باپ تم سے اچھا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں میرا باپ مجھ سے اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تم سے بھی اچھا ہوں اور اپنے باپ سے بھی اچھا ہوں کیونکہ میں محمد ﷺ کا ماننے والا ہوں اور مسلمان ہوں۔ میرا باپ تو کفر کی حالت میں مر گیا تھا۔

ان کی وفات ہونے لگی تو ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ انہوں نے کہا کہ میری جائداد کو بیچ کر قرض ادا کر دیا جائے۔ یہ ان کی وصیت تھی حضرت عمرؓ نے سوچا کہ اگر جائیداد بیچ دی گئی تو ان کی اولاد کیا کرے گی تو آپ نے وقفہ وقفہ کے بعد اس زمین سے ملنے والی رقم سے قرض ادا کیا اور جائیداد کو بچا لیا۔ آپ کہتے تھے کہ میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں کہ میرے بھائی کا بیٹا دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے۔

بہت صاحب علم صحابی تھے بہت سے مقرب صحابہ مثلاً حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ نے آپ سے روایات کیں ہیں۔ بخاری میں ان کا تلاوت قرآن کا واقعہ ملتا ہے کہ ایک رات آپ نماز میں تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے۔ قریب ہی ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ جب آپ تلاوت کرتے تھے تو گھوڑا اچھلنے لگتا تھا جیسے خوشی سے اچھل رہا ہے۔ تلاوت بند کی تو گھوڑا رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو پھر وہ خوشی سے اچھلنا شروع ہو گیا۔ تین چار مرتبہ ایسا ہوا۔ خیر رات گزر گئی صبح انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ اس طرح ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تمہاری تلاوت اور قراءت سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم صبح تک قرآن پڑھتے رہتے تو ہو سکتا تھا کہ تم فرشتوں کو بھی دیکھ لیتے۔ اسی طرح صحیح بخاری میں ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے کہ آپ اور ایک اور صحابی رات دیر تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے مشورہ میں شامل رہے۔ جب نکلے تو بہت اندھیری رات تھی اور بارش اور آندھی کا موسم تھا۔ طبعاً دل میں خیال کیا کہ اتنی اندھیری رات ہے گھر کیسے پہنچا جائے گا تو انہوں نے کیا دیکھا کہ ان کے سامنے ایک روشنی چلنی شروع ہو گئی ہے اور وہ روشنی ان کے ساتھ ساتھ اسی راستہ پر چلتی چلی گئی جہاں انہوں نے جانا تھا یہاں تک کہ جب ان دو صحابہ کے گھر جانے کے راستے الگ ہو گئے تو وہ روشنی بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی اور دونوں کے ساتھ ساتھ چلتی رہی یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے اور پھر روشنی ختم ہو گئی۔ یہ یقیناً ایک معجزہ تھا۔

حضرت سعدؓ بن معاذ

آپ قبیلہ بنوعبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ تھی اور اس قبیلہ کو رسول اللہ ﷺ ان کی خدمات کی وجہ سے بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

انصار میں جو دو بہترین قبیلے ہیں وہ بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشہل ہیں۔

بونجار میں سے حضرت ابو ایوب انصاریؓ بھی تھے۔ جن سے آپ کا ننھیالی تعلق بھی تھا۔ پھر بنو عبدالاشہل جن میں سے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر تھے۔

ان کا ذاتی نام سعد اور کنیت ابو عامر ہے۔ اور مہاجرین میں جس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مقام ہے اسی طرح انصار میں سعد بن معاذ کا مقام تھا۔ آپ انصار میں صدیق سمجھے جاتے تھے۔ ان کے والد زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ لیکن والدہ نے اسلام قبول کیا۔ اور سعد کی وفات کے بعد دیر تک زندہ رہیں۔

حضرت سعدؓ کے قبول اسلام کا واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ انہوں نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ذریعہ بیعت کی۔ بیعت کے بعد آپ انہیں اپنے گھر لے آئے اور کہا کہ آپ میرے گھر کو تبلیغی مرکز بنالیں اور ساری قوم کو تبلیغ کریں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اپنے قبیلے میں گئے اور پوچھا کہ میں تمہیں کیسا لگتا ہوں۔ تمہاری میرے بارے میں کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اور بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اس پر سعد نے کہا کہ اگر تمہاری میرے بارہ میں یہ رائے ہے تو سنو کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میں اس وقت تک تم سے کلام نہ کروں گا جب تک تم اسلام قبول نہ کرلو گے۔ ان کے کردار کا ایسا اثر تھا کہ شام سے پہلے پہلے سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور کوئی بھی ایسا گھر نہیں تھا جو مسلمان نہ ہوا ہو۔

ان کے بعض واقعات بہت ہی اہم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد سعد ایک دفعہ عمرہ کے لئے مکہ گئے ان کی پہلے سے دوستی امیہ بن خلف سے تھی جو اسلام کا شدید مخالف تھا اور حضرت بلالؓ کا آقا تھا اور انہیں بہت تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ انہوں نے امیہ سے کہا کہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں تم مجھے کسی ایسے وقت لے چلو جب وہاں کوئی نہ ہوتا کہ خواہ مخواہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو جائے۔ وہ دوپہر کے وقت چلے کہ حرم میں کوئی نہ ہو گا لیکن ابو جہل کی بدقسمتی کہ وہ سامنے سے آرہا تھا۔ اس نے آتے ہی دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ تم محمد پر ایمان لے آئے ہو۔ اگر تم امیہ بن خلف کے ساتھ نہ ہوتے تو میں تمہیں ہلاک کر دیتا۔ انہوں نے کہا کہ جاؤ جاؤ۔ مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تم نے مجھے روکا تو میں تمہارا مدینہ کا تجارتی راستہ بند کر دوں گا۔ اور تم ہو کیا چیز۔ محمد ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک دن مسلمان تمہیں قتل کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشگوئی سن کر وہ حیران اور ششدر رہ گیا۔ کہنے لگا کہ مکہ میں ماریں گے یا باہر۔ انہوں نے کہا یہ مجھے نہیں پتہ۔ بہر حال تم مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو گے۔ یہ پیشگوئی بدر کے موقعہ پر پوری ہوئی اور یہ الگ کہانی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ابو جہل کو اور امیہ بن خلف کو گھسیٹ کرلے آیا اور بالآخر دونوں قتل ہو گئے۔

سعدؓ بدر میں شامل تھے اور جب رسول اللہ ﷺ مشورہ کر رہے تھے۔ اس میں آپ بھی شریک تھے اور آپ نے عرض کیا کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم دریا میں گھوڑے ڈالنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور کسی تکلیف کی کوئی پرواہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس پر بہت خوش ہوئے۔

احد میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ غزوہ خندق میں آپ کو سخت زخم آئے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کا خیمہ مسجد نبوی میں لگایا۔ اور بار بار عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے اور علاج تجویز فرماتے یہاں تک کہ ایک اور واقعہ رونما ہوا۔ جنگ خندق میں بنو قریظہ نے چونکہ غداری کی تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے علاقہ کا محاصرہ کر لیا۔ جب آپ ﷺ نے انہیں صلح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات تو نہیں مانیں گے ہم سعد بن معاذ کی بات مانیں گے۔ چونکہ سعد بن معاذ کی چند یہودی سرداروں کے ساتھ دوستیاں بھی تھیں اور تعلقات تھے ان بیوقوفوں نے بجائے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ماننے کے کہا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ مانیں گے جب حضرت سعد بن معاذ تکلیف کی حالت میں آئے تو رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو جو انصار تھے کہا کہ اپنے سردار کی تکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد حضرت سعد بن معاذؓ نے بائبل کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ جتنے لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے جتنے بچے اور عورتیں ہیں انہیں غلام بنالیا جائے اور زمینیں تقسیم کر دی جائیں۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے نرمی کا پہلو اختیار کیا۔ بعض تاریخوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ تین چار سو یہودی قتل کئے گئے۔ جو لوگ معافی مانگ لیتے آپ ان کو معاف فرماتے چلے جاتے۔ بہر حال سعد بن معاذ کے اس فیصلہ کو تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

مستشرقین ان کے اس فیصلہ کو رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کے طور پر دیکھتے ہیں۔ گویا کہ آپ ﷺ نے بہت ظلم کیا حالانکہ یہودیوں نے خود ثالث کو تسلیم کیا اور اس نے جو فیصلہ کیا وہ یہودیوں کی اپنی شریعت کے مطابق تھا۔ سعد کا فیصلہ اس لحاظ سے تاریخ میں بہت مشہور ہے۔ اس وقت چونکہ آپ کو شدید زخم لگے ہوئے تھے اس لئے آپ نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ اگر کفار کے ساتھ ہماری لڑائیاں باقی ہیں تو مجھے زندہ رکھتا کہ میں مزید قربانیاں دے سکوں لیکن اگر کوئی لڑائی نہیں رہتی تو مجھے موت دے دے کیونکہ مجھ سے اب زخم کی یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ اسی عرصہ میں ان کا زخم پھٹ گیا اور اس تیزی سے خون باہر بہا کہ وہ مسجد سے بہتا ہوا باہر نکل گیا۔ تب لوگوں نے شور مچایا کہ خون کہاں سے آرہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی بلایا گیا۔ آپ تشریف بھی لائے لیکن سعد بن معاذ فوت ہو چکے تھے۔ ان کو رسول ﷺ نے شہیدوں میں شمار کیا ہے۔ جب آپ کا جنازہ لے جایا جا رہا تھا تو وزن بہت ہلکا تھا۔ منافقین باتیں کرنے لگے کہ یہ بھی کوئی وزن ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے ان کے جنازہ کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر آپ کے وزن کو اتنا ہلکا کر دیا تھا گویا فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سعد کی موت کی وجہ سے آج خدا تعالیٰ کا عرش ہل گیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو آپ اتنے محبوب اور پسندیدہ تھے کہ اگر عرش ظاہری حالت رکھتا تو ہل جاتا۔ آپ کی وفات پر رسول اللہ ﷺ بھی بہت مغموم تھے۔ آپ کے دو بیٹے تھے اور دونوں صحابی تھے۔

ایک دفعہ کچھ رومال آئے تھے ان میں کچھ ریشمی رومال بھی تھے۔ کچھ صحابہ ان کی نرمی کو محسوس کر کے بہت تعجب کر رہے تھے۔ رسول ﷺ کہنے لگے کہ تم ان پر تعجب کرتے ہو۔ سعد کو اللہ تعالیٰ نے جو رومال عطا فرمائے ہیں وہ ان سب سے زیادہ قیمتی اور ملائم ہیں۔ اسی طرح فرمایا اگر قبر کی تاریکی سے تم میں سے کوئی نجات پا سکتا ہے تو وہ سعد بن معاذ ہے۔ ایک بات سعد خود اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ میں تو بہت کمزور انسان ہوں لیکن تین باتیں میں اپنے میں موجود رکھتا ہوں۔

1۔ جو بات بھی میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہوں اسے میں منجانب اللہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور آپ نے اپنے نفس سے کوئی بات نہیں بنائی۔ ہر بات آپ کی خدا کی طرف سے ہے اور سچی ہے اور پوری ہو کر رہے گی۔

2۔ جب میں نماز پڑھتا ہوں تو پوری توجہ نماز کی طرف ہوتی ہے اور کسی دوسری طرف توجہ نہیں جاتی۔

3۔ جب بھی میں کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں تو اپنا محاسبہ کرتا ہوں اور اپنے آپ کو قبر کے لئے تیار کرتا ہوں۔

یہ تین باتیں ہیں جن پر حضرت سعد شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے۔

حضرت سعدؓ بن عبادہ

حضرت سعدؓ بن عبادہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ اور خزرج کی شاخ ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سقیفہ بنی ساعدہ جہاں خلافت اولیٰ کا انتخاب ہوا تھا وہ اس قبیلہ کی ملکیت تھی۔ نام سعد کنیت ابو ثابت تھی۔ ان کی والدہ بھی صحابیہ تھیں اور پانچ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ جاہلیت میں بھی آپ سردار تھے اور آپ کو سرداری وراثت میں ملی ہوئی تھی۔ اسلام سے قبل تین باتوں میں بہت مشہور تھے تیر اندازی میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ تیرا کی میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ اور تیسری بات یہ کہ اس زمانہ میں عربوں میں پڑھنے لکھنے کا رواج بہت کم تھا مگر آپ بہت عمدہ عربی لکھتے تھے اور بولتے تو بہر حال تھے۔ ان تین مہارتوں کی وجہ سے آپ کو کامل کا لقب دیا گیا تھا۔ انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا۔ یہ بیعت چونکہ چھپ کر ایک پہاڑی درہ میں ہوئی تھی جب واپس ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اکیلے اکیلے نکل جاؤ تا کہ دشمن کو پتہ نہ چل سکے کہ یہاں کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ کچھ لوگ تو نکل چکے تھے اور کچھ ابھی باقی تھے اس دوران دشمن کو پتہ چل گیا کہ یہاں مدینہ سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کوئی سکیم بن رہی ہے دشمن دوڑ کر آئے اور سعد بن عبادہ کو پکڑ لیا اور انہیں بہت مارا، اور انہیں تکلیف دی اور گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور قریب تھا کہ قتل بھی کر دیتے کہ مطعم بن عدی نے انہیں آکر چھڑایا اور مدینہ بھجوا دیا اس کا ہم پر بہت احسان ہے چونکہ جو شخص ہمارے آقا کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے وہ ہمارا بھی محسن ہے۔ جب آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے تھے تو اسی نے واپسی پر آپ ﷺ کو پناہ دی تھی۔ اور شعب ابی طالب سے جب آپ ﷺ باہر نکلے تھے تو اس وقت بھی اُسی نے رسول اللہ کو پناہ دی تھی اسی لئے بدر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اُس وقت مطعم بن عدی فوت ہو چکا تھا) کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور کفار کے ان تمام قیدیوں کے متعلق درخواست کرتا تو خدا کی قسم میں ان سب کو بلا معاوضہ چھوڑ دیتا۔

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں تھا اور آپ نے پہلے 6 ماہ حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر قیام فرمایا اور اپنی جائداد مکہ میں ہی چھوڑ آئے تھے۔ سعد بن عبادہ بہت فیاض تھے اور پھر اگر فیاضی اپنے آقا کے لئے ہو تو اس کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی طرف کثرت سے کھانے کے تحائف بھیجتے تھے جس سے آپ اپنی ازواج کو، اصحاب صفہ کو اور دیگر صحابہ کو سیراب کرتے تھے۔

کئی دفعہ رسول اللہ نے آپ کو مدینہ کا امیر مقامی مقرر فرمایا۔ جنگ بدر میں شرکت کے بارہ میں مؤرخین میں اختلاف ہے۔ ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ جنگ میں شرکت کے لئے نکلے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے جو مشورہ مانگا تھا اس میں آپ بھی شریک تھے۔ انہوں نے بھی حضرت سعد بن معاذؓ کی طرح کہا تھا کہ اگر آپ کہیں تو ہم خشکی میں گھوڑے ڈالنے کے لئے بھی تیار ہیں اور برک غماد جو یمن میں ایک مقام ہے وہاں تک ہر چیز کو بہا کر لے جائیں۔ اور اگر آپ کہیں گے تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے اور کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا۔ اس طرح عملاً تو آپ نے جنگ میں شرکت نہ کی لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو اس میں سے آپ کو بھی حصہ دیا۔ اور فرمایا کہ یہ بدر میں قربانیاں کرنے والوں میں شامل ہیں۔ احد میں بھی آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور بہت خدمات سرانجام دیں جب آپ ﷺ پر شدید حملہ ہوا اور آپ ﷺ زخموں کی وجہ سے گر گئے تو وہ چودہ صحابہ جنہوں نے بہادری سے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا اور دشمن کے حملوں کا جواب دیا تو ان میں سے ایک سعد بن عبادہ بھی تھے۔

کئی مواقع پر آپ کو خزرج کا جھنڈا بھی عطا کیا۔

اس زمانہ میں جھنڈا عطا کرنے کی بات بھی سمجھ

لیں۔اس زمانہ کے دستور کے مطابق ہر قبیلہ یا گروپ کو ایک جھنڈا دیا جاتا تھا۔اور وہ اس قبیلے کا نشان ہوتا تھا اور اس گروپ کا نشان ہوتا تھا۔وہ جھنڈا جب گر جاتا تھا تو فوج بھاگ اٹھتی تھی۔شکست خوردہ سمجھی جاتی تھی۔غرض جھنڈا قبیلے میں سے اس کو دیا جاتا جوان میں سب سے زیادہ بہادر اور سب سے قابل اعتماد شخص ہوتا تھا۔رسول اللہ ﷺ کا ان کی شجاعت پر اور ذمہ داری پر مکمل اعتماد تھا۔کئی دفعہ ان کو خزرج کا جھنڈا دیا اور کئی دفعہ اوس اور خزرج دونوں کا جھنڈا انہیں دیا۔دونوں گروپوں کا نگران بنا دیا۔غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے خندق کے بارہ میں تفاصیل طے کیں تو ان مشوروں میں آپ نے بھی شرکت کی اور بہت سی خدمات سرانجام دیں۔صلح حدیبیہ میں بھی شامل تھے اور بیعت رضوان بھی کی۔فتح مکہ میں بھی شامل تھے۔

فتح مکہ پر ان کا ایک خاص واقعہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے مکہ کی طرف بہت سے دستے روانہ کئے جو وہاں مارچ کر رہے تھے اُن میں سے ایک دستہ کے نگران سعد بن عبادہ تھے۔سعد بن عبادہ جب گزرے تو راستہ میں ابو سفیان بھی ملا جو ابھی اسلام نہ لایا تھا۔سعد نے کہا آج ہم مکہ جا رہے ہیں۔ہم کعبہ کی حرمت کو پامال کر دیں گے۔خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔بعض صحابہ نے یہ بات رسول ﷺ کو بتا دی تو انہیں بھی یہ بات نہ اچھی لگی۔فرمانے لگے کہ آج تو کعبہ کی حرمت قائم کرنے کا دن ہے۔آج خون کی ندیاں نہیں بہیں گی بلکہ عفو اور حلم کی بارش ہو گی۔ساتھ ہی سعد سے ناراضگی کے طور پر کہا کہ سعد سے جھنڈا لے لیا جائے لیکن رسول اللہ ﷺ کی فراست دیکھنی چاہئے کہ انہوں نے کہا کہ سعد سے جھنڈا لے کر اس کے بیٹے قیس کو دے دیا جائے بہت باریک نکتہ ہے۔ ناراضگی کا اظہار بھی کر دیا کہ ہم قتل و غارت کرنے نہیں آئے ہیں ہم تو محبتوں کے پیغام لے کر آئے ہیں۔ان کی گزشتہ قربانیوں کو دیکھ کر یہ بھی فرما دیا کہ جھنڈا ان کے بیٹے کو دے دیا جائے کیونکہ بیٹے سے کوئی حسد نہیں کر سکتا اور عظمت بڑھتی ہے کہ میرا بیٹا بھی قوم کا سردار ہے۔غرض جھنڈا ان کے بیٹے کو دے دیا گیا۔پندرہ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

بہت اونچے اخلاق کے مالک تھے۔صدقات بہت دیا کرتے تھے۔فیاض تھے۔اصحاب صفہ کو بعض اوقات اپنے ساتھ لے جاتے اور 80,80 صحابہ کو ساتھ لے کر جاتے تھے۔جب ان کی والدہ کی وفات ہوئی تو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنی والدہ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ ایک کنواں خرید کر وقف کر دو۔رسول اللہ ﷺ کے کہنے پر آپ نے کنواں وقف کیا۔آجکل والدین کی طرف سے مالی قربانی اسی سنت سے شروع ہوئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے جاتے تھے۔ایک دفعہ آپ عیادت کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں عبد اللہ بن ابی جو منافقین کا سردار تھا کھڑا تھا وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگا۔سعد بن عبادہ نے

باقی صفحہ 6 پر

مکرمہ مسعودہ قمر صاحبہ کی یادیں

3 نومبر 2004ء کی شام میری پیاری اور شفیق امی جان مسعودہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد اٹھوال صاحب 67 سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

میں نے اپنی زندگی میں اگر کوئی اچھی بات سیکھی تو وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت سے رہنمائی کے علاوہ وہ وجود میری ماں کا تھا۔ مجھے ابھی تک یاد ہے کہ بچپن میں جب میں نے سکول جانا شروع کیا ہی تھا ایک دن امی سے پوچھا آپ کچن میں کام کرتے ہوئے اکثر کیا گنگناتی رہتی ہیں تب امی نے بتایا کہ میں اپنے والدین کے لئے (جو اس وقت فوت ہو چکے تھے) دعائیں کرتی رہتی ہوں۔ میں اس وقت تو یہ بات بھول گئی لیکن آج سے کئی سال پہلے جب یہ بات مجھے یاد آئی تو میں اللہ کے فضل سے روزانہ والدین کے لئے دعا کرتی ہوں۔

میری امی ایک خوش شکل اور اتنی ہی نیک سیرت، شریف النفس، عبادت گزار، صابرہ اور دوسروں کی ہمدرد خاتون تھیں۔میری پہلی سے پانچویں کلاس تک ہم (P.A.F) کورنگی کریک کراچی میں رہائش پذیر تھے۔میں اپنی غیر از جماعت سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی کہ امی بڑے پیار سے مجھے سمجھا بجھا کر ناصرات کے اجلاس میں ہر ہفتے بھیجا کرتی تھیں۔

امی کا وہ احسان آج بھی یاد ہے جب انہوں نے مجھے نظم ع

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو

یاد کروائی اور خاص طور پر صدر صاحبہ کے گھر جا کر ان کے سامنے پڑھنے کو کہا تا کہ میری جھجک ختم ہو۔یہ ان کا شوق اور کوشش ہی تھی کہ میں پانچویں کلاس میں کراچی کے ناصرات کے سالانہ اجتماع میں دو مقابلوں میں اول آئی پھر اللہ کے فضل سے ربوہ میں ہونے والے آل پاکستان اجتماع میں بھی انعام حاصل کیا۔خلافت سے محبت کا بہت جذبہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک دفعہ بچوں کو ذہن کی تقویت کے لئے سویابین کھلانے کا ارشاد فرمایا تو فوراً سویابین ہمیں کھلانی شروع کر دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلیفہ بننے کے فوراً بعد کراچی کا دورہ فرمایا تو بچوں کو ساتھ لے کر ابو کے ساتھ ایئرپورٹ ان کا استقبال کرنے کے لئے گئیں اور ان کی تقاریر باقاعدگی سے سننے جایا کرتی تھیں اور اکثر مجھے ساتھ رکھتی تھیں۔ایک دفعہ حضور کی تقریر سننے کے بعد واپسی پر رات بہت دیر ہو گئی۔میں، امی، صدر صاحبہ ان کے شوہر اور کچھ اور خواتین سڑک پر کھڑے بہت دیر تک بس کا انتظار کرتے رہے لیکن (P.A.F) کورنگی کریک جانے والی بسیں شاید بند ہو گئی تھیں۔ بڑی مشکل سے ایک گاڑی آئی اور ہم خدا کے فضل سے گھر پہنچے۔

اجلاس ہو یا اجتماع، سالانہ کھیلیں ہوں یا مینا بازار، پھولوں کی نمائش ہو یا رمضان بیت میں نماز تراویح و فجر اور درس القرآن امی ہر جماعتی تقریب میں ذوق و شوق سے شامل ہوتیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ کوئی عورت جماعتی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر شمولیت نہیں کر سکتی جب تک اس کا شوہر ساتھ نہ دے خاص طور پر ربوہ سے باہر دوسرے شہروں میں۔ہمارے ابو نے ہمیشہ ہماری امی سے اس سلسلے میں بہت تعاون کیا۔

قرآن مجید سے بڑی محبت تھی۔تقریباً 57 سال کی عمر میں امی نے قرآن کا تلفظ باقاعدہ طور پر سیکھا۔ امی کا یہ احسان میں کبھی فراموش نہیں کر سکتی کہ جب میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں پڑھ رہی تھی تو اپنے امتحان سے کچھ عرصہ قبل جب میں چھٹیوں میں ربوہ آئی تو امی جان نے مجھے نصیحت کی کہ بے شک آپ اپنے امتحان کی تیاری کر رہی ہو لیکن اس میں سے ایک گھنٹہ نکال کر تلفظ قرآن کی کلاس (جو ہمارے گھر میں ہوا کرتی تھی) میں ضرور شامل ہوا کرو۔اس طرح اگرچہ میں F.S.c اور میڈیکل کالج کے کل 7-8 سال لاہور Hostels میں رہی لیکن اس کے باوجود امی کی نصیحت اور کوشش سے ربوہ میں عربی تلفظ قرآن سیکھ لیا اور آج اپنی بیٹیوں کو خدا کے فضل و کرم سے خود سکھا رہی ہوں اور اپنے بچوں کو قرآن سیکھنے کے لئے کسی کے گھر بھیجنے کی تکلیف سے بچ گئی ہوں۔

ایک دفعہ ان کو میں نے کہا کہ میں جب بھی آتی ہوں آپ اکثر مجھے یہ کہتی ہیں یہ میں فلاں بہو کے لئے کپڑے باہر بھجوانے کے لئے تیار کر رہی ہوں یہ فلاں بہو کے لئے۔آپ کی ایک بیٹی (یعنی میں) بھی باہر رہتی ہے اس کو تو آپ اتنے کپڑے نہیں بھیجتیں۔امی کا جواب مجھے بہت ہی پیارا لگا۔کہنے لگیں کہ بیٹی کو تو میں نے رخصت کر دیا ہے اب اس کے سسرال والوں کی ذمہ داری ہے کہ اس کی ضرورتوں کا خیال رکھیں لیکن میری بہوئیں وہ بچیاں ہیں جن کو میں بیاہ کر لائی ہوں ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے اس لئے میں ان کی زیادہ فکر کرتی ہوں۔

بچپن میں امی سمجھایا کرتی تھیں کہ اگر جان بوجھ کر کسی دنیاوی مقصد کے لئے جماعتی اجلاس میں غیر حاضر ہو جائیں تو وہ کام بھی صحیح نہیں ہوتا۔ایک دو دفعہ بچپن میں بازار جانے کے لئے میں نے ضد کر کے ناصرات کا اجلاس Miss کر دیا تو واقعی مطلوبہ چیز بازار سے ملی ہی نہیں۔اس طرح عملی طور پر نیک نصیحت سے سمجھایا کرتی تھیں۔مجھے نہیں یاد کہ بچپن میں کبھی بھی امی نے مجھے کسی بھی بات پر مارا ہو۔بیت الذکر کے لئے چندہ دینے کا بہت شوق تھا اور بڑھ چڑھ کر دیتی بھی رہیں۔اگر میں کبھی کسی لڑکی کی غیبت کرنے کی کوشش کرتی تھی تو امی اکثر مجھے یہ کہہ کر بات ٹال دیا کرتی تھیں کہ دوسروں کے ذکر کو چھوڑو آؤ کوئی اپنی بات کریں۔امی نے اپنی زندگی میں بے شمار لوگوں کو قرضہ دیا اور باوجود اس کے کہ اکثر امی کو قرضہ کی واپسی کے لئے تکلیف اٹھانی پڑی امی پھر بھی آخری سانس تک اس نیکی میں حصہ ڈالتی رہیں۔

امی ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں کہ سیکرٹری مال ہو یا کوئی اور عہدیدار اگر گھر جماعتی کام کے لئے آئیں تو جتنا بھی ہو سکے ان کی مہمان نوازی کرو تا کہ نیکی کا جو کام کرنے وہ گھر سے نکلی ہیں ہمیں بھی کچھ حصہ مل جائے۔

امی کے 14 نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں ہیں جن میں سے 9 خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ایک دن امی مجھے الفضل اخبار کی چند سطور نکال کر کہنے لگیں کہ ان کو پڑھ کر سناؤ۔ان کا مفہوم یہ تھا کہ جب تم اس دنیا میں آئے تو تم رو رہے تھے اور لوگ ہنس رہے تھے لیکن جب تم اس دنیا سے رخصت ہو تو اس طرح فوت ہو کہ لوگ رو رہے ہوں (جدائی کے غم میں) لیکن تم ہنس رہے ہو (ابدی جنت حاصل کرنے کی خوشی میں) خدا کرے کہ امی کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا سلوک ایسا ہی ہو۔

(ڈاکٹر ش۔کامران)

تہذیب مغرب

کالم نگار ارشاد احمد حقانی لکھتے ہیں:۔

تہذیب مغرب کے بارے میں مسلمانوں کا رویہ کیا ہونا چاہئے۔ یہ ایک انتہائی پیچیدہ اور گہرا علمی موضوع ہے۔اس کی نزاکتوں اور پیچیدگیوں کا اندازہ صرف اس ایک امر سے کیجئے کہ کچھ عرصہ پہلے ایک مجلس میں جہاں راقم سمیت صرف تین چار افراد تھے۔علامہ اقبال کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال نے دوران گفتگو کہا: ''اقبال آخر وقت تک اپنا یہ فکری مخمصہ پوری طرح حل نہ کر سکے کہ تہذیب مغرب کے بارے میں مسلمان اہل علم اور مسلمان اقوام کا رویہ کیا ہونا چاہئے۔'' ڈاکٹر جاوید اقبال کے بعینہٖ یہی الفاظ تھے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تہذیب مغرب کے پورے مسئلے پر مسلمان مفکرین کا ردعمل کیا ہونا چاہئے، یہ کس قدر گہرا، علمی اور گنجلک موضوع ہے۔علامہ اقبال کے ایک مداح اور بڑے سکالر خلیفہ عبدالحکیم نے فکر اقبال پر جو کتاب لکھی ہے اس میں وہ کہتے ہیں کہ اقبال کسی مسئلے پر اچھی خاصی مدلل، منطقی اور معقول گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ ''اچانک تہذیب مغرب پر تنقید کا ایک بڑا پتھر لڑھکا دیتے ہیں''۔خلیفہ صاحب ظاہر ہے کہ اقبال کے اس انداز پر تنقید کر رہے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 9 مارچ 2005ء)

ماخوذ

رکٹر سکیل، زلزلے کا فوکس اور بچاؤ

رکٹر سکیل کیا ہے

زلزلے کی شدت کی اکائی کے لئے 1935ء میں امریکن سائنسدان سولوجسٹ چارلس رکٹر (Charles Richter) نے ایک پیمانہ تیار کیا جسے آج ہم انہی کے نام کی مناسبت سے رکٹر سکیل کے نام سے پکارتے ہیں۔ رکٹر کو کیلیفورنیا میں زلزلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا پیمانہ ہونا چاہئے جس سے زلزلے کی پیائش کی جا سکے کیوں کہ تمام زلزلے ایک ہی طرح کے نہیں ہوتے۔ کچھ کی شدت کم اور کچھ کی زیادہ ہوتی ہے۔

آج رکٹر سکیل زلزلوں کی پیائش کے لئے معیاری پیمانے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ لوگرتھمک سکیل (Logarithmic Scale) ہے یعنی سکیل میں دیئے گئے نمبروں کی پیائش 10 کے فیکٹر سے ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک زلزلہ جس کی شدت رکٹر سکیل پر 4.0 ہوگی وہ اسی سکیل پر 3.0 کی پیائش والے زلزلے سے دس گنا بڑا ہوگا۔ رکٹر سکیل پر 2.0 سے کم کی شدت والے زلزلوں کو انسان محسوس نہیں کرتا اور انہیں مائیکروکوئیک (Microquake) کہتے ہیں۔ 6.0 سے نیچے کی شدت کے زلزلے درمیانے درجے میں شمار ہوتے ہیں جبکہ اس سے اوپر کی شدت کے زلزلے کافی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ آج تک زلزلے کی زیادہ سے زیادہ شدت 8.9 تک ریکارڈ کی گئی ہے۔

رکٹر نے اپنے سکیل کے لئے اس سکیل کو بنیاد بنایا جسے فلکیات دان ستاروں کی روشنی کی پیائش کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ایک ستارے کی چمک کی بنیاد اس کی چمک کے دوربینی مشاہدات پر استوار ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ چمک کا فرق 10 کے کئی فیکٹرز سے بھی زیادہ ہوتا ہے، جیسے یہ کہنا کہ الفا سینٹوری سے پچاس ہزار گنا زیادہ روشن، اس لئے فلکیات دان ستاروں کی روشنی کی شدت کو کیلکولیٹ کرنے کے لئے لوگرتھم استعمال کرتے ہیں کیوں کہ سنگل ڈیجٹ کے نمبر کو یاد رکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

رکٹر نے زمین کی تھرتھراہٹ کی مقدار ماپنے کے لئے، وہی طریقہ اختیار کیا جو کہ روشن اجسام کی چمک کو ماپنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ غور کریں تو دونوں ہی صورتوں میں قوت کو محسوس کرنا ایک تجریدی عمل ہے۔ ستاروں کی صورت میں ان کے طبعی حجم کی پیائش نہیں کی جاتی بلکہ ان سے خارج ہونے والی روشنی کی شدت کی پیائش ہوتی ہے۔ اسی طرح زلزلے کی شدت سے بھی فالٹ کے طبعی سائز کی پیائش نہیں ہوتی بلکہ اس سے جو تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے اس کی شدت ناپی جاتی ہے۔

رکٹر سکیل کے رائج ہونے میں اس کی کئی اہم خصوصیات کا دخل ہے۔ مثلاً اس میں شدت کی پیائش سنگل ڈیجٹ کے ساتھ کی جاتی ہے جسے یاد رکھنا آسان ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بھی بیان کر چکے ہیں کہ 3 سے کم شدت کے زلزلے محسوس نہیں ہوتے، 6 کی شدت کے زلزلے اوسط درجے میں شمار ہوتے ہیں جب کہ 9 کی شدت سے آنے والے زلزلے بہت بھیانک ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک زلزلہ گزشتہ دسمبر میں بحر ہند کے سونامی کا سبب بنا۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ زلزلے کی شدت کی پیائش سائزمو میٹر کے ساتھ بڑی آسانی سے کی جاسکتی ہے اور اس کے لئے فالٹ کے قریب ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ آج کے جدید سائزمومیٹر ایک ہی جگہ رہتے ہوئے دنیا میں کسی بھی جگہ 5 یا اس سے زیادہ شدت سے آنے والے زلزلے کو ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

زلزلے کا فوکس

سائزمک ویوز کی تین قسمیں ہیں اور یہ مختلف رفتار سے سفر کرتی ہیں۔ پی اور ایس لہروں کی درست ترین رفتار کا انحصار اس میٹریل کی کمپوزیشن پر ہوتا ہے جس کے اندر یہ سفر کرتی ہیں، تاہم کسی بھی طرح کے زلزلے میں ان دونوں طرح کی لہروں کے درمیان فرق کی شرح یکساں رہتی ہے۔ پی لہریں عام طور پر ایس لہروں کی نسبت 1.7 گنا زیادہ تیزی سے سفر کرتی ہیں۔

اسی تناسب کو استعمال کرتے ہوئے سائنس دان زمین کی سطح کے کسی حصے سے زلزلے کے فوکس کا تعین کرتے ہیں۔ فوکس سے مراد وہ بریکنگ پوائنٹ ہے جہاں سے ارتعاش شروع ہوتا ہے۔ یہ کام سائزموگراف (Seismograph) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ سائزموگراف ایک ایسی مشین ہے جو مختلف لہروں کو ریکارڈ کرتی ہے۔ سائزموگراف اور فوکس کا درمیانی فاصلہ ماپنے کے لئے سائنسدانوں کو تھرتھراہٹ آنے کا وقت بھی معلوم ہونا چاہئے۔ اس انفارمیشن کے ساتھ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ دونوں لہروں کی آمد کو کتنا وقت گزرا ہے اور پھر ایک خصوصی چارٹ سے مدد لیتے ہیں جو انہیں وہ فاصلہ بتاتا ہے جو اس التوا کی بنیاد پر لہروں نے طے کیا ہوتا ہے۔ اگر تین یا زیادہ جگہوں سے یہ معلومات اکٹھی کی جائیں تو ریاضی کے ایک عمل جسے ٹرائی لیٹریشن (Trilateration) کہتے ہیں، کی مدد سے فوکس کی درست ترین نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

زلزلے کی پیشگوئی

آج ہم زلزلوں کے بارے میں اس سے کہیں زیادہ معلومات رکھتے ہیں جتنی آج سے پچاس برس پہلے رکھتے تھے لیکن ہم آج بھی ان کے سامنے بری طرح بے بس ہیں۔ یہ ایک بنیادی اور طاقت ور ارضیاتی عمل کا نتیجہ ہیں جو ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ ابھی تک ان کے بارے میں درست ترین پیشگوئی کرنے کی اہلیت بھی حاصل نہیں ہوسکی اس لئے لوگوں کو ٹھیک ٹھیک یہ بتانا کہ کوئی زلزلہ کس وقت اور کتنی شدت سے آئے گا، ابھی تک ممکن نہیں ہو سکا۔ سائزمک لہروں کے اولین شواہد سے ہمیں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر طاقت ور لہریں ہماری طرف بڑھ رہی ہیں لیکن یہ بھی زلزلے سے صرف چند منٹ پہلے معلوم ہوتا ہے۔

زلزلے کہاں آسکتے ہیں

سائنس دان زمین میں پلیٹس کی موومنٹ اور فالٹس زونز کی لوکیشنز کی بنیاد پر یہ ضرور بتا سکتے ہیں کہ کن علاقوں میں بڑے زلزلے آسکتے ہیں۔ یہ کب تک (برسوں میں) وقوع پذیر ہوں گے؟ کسی علاقے میں آنے والے زلزلوں کی تاریخ اور فالٹ لائنوں پر پڑنے والے دباؤ کا کھوج لگا کر اس کا ایک عمومی سا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے لیکن اس طرح کی معلومات قابل انحصار نہیں ہوتیں۔ تاہم کئی عشروں کے مطالعہ سے سائنس دان کامیابی کے ساتھ آفٹر شاکس، یعنی ابتدائی زلزلے کے بعد آنے والے جھٹکوں کی پیشن گوئی کر سکتے ہیں۔ اور یہ پیشن گوئیاں بھی آفٹر شاکس کے پیٹرنز پر گہری تحقیق کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔ ماہرین ارضیات اب بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک فالٹ سے پیدا ہونے والا زلزلہ ملحقہ فالٹس میں اضافی زلزلوں کا سبب کیسے بنتا ہے۔

ایک اور پہلو جس کا مطالعہ کیا جارہا ہے وہ چٹانی مواد اور زلزلوں میں پائے جانے والے مقناطیسی اور برقی بار کے مابین تعلق کی بنیاد پر استوار ہے۔ بعض سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے ان برقی مقناطیسی میدانوں میں مخصوص تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ زلزلہ دان زمین سے گیس کے رسنے اور سطح میں تبدیلی کا بھی مطالعہ زلزلوں کی انتباہی علامتوں کے طور پر کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اب بھی پوری صحت کے ساتھ زلزلے کی پیشن گوئی نہیں کی جاسکتی۔

زلزلوں سے بچاؤ

اس ساری صورت حال کو دیکھتے ہوئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر زلزلوں سے بچاؤ کی کیا تدبیر ہوسکتی ہے؟ گزشتہ پچاس برس کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے پاس زلزلوں کے خوفناک اثرات سے بچنے کے لئے مقدور بھر پیشگی تیاری ہی واحد راستہ ہے، خاص طور پر تعمیراتی انجینئرنگ کے ذریعے۔ 1973ء میں تعمیرات کے عالمی معیار، یونیفارم بلڈنگ کوڈ میں سائزمک لہروں کی قوت کا مقابلہ کرنے کے لئے عمارتوں کو مضبوط بنانے کے متعلق تصریحات شامل کی گئیں۔ اس میں سپورٹ میٹریل کو مضبوط بنانے اور عمارتوں کی ڈیزائننگ شامل ہے تا کہ عمارتوں کو اتنا لچکدار بنایا جاسکے کہ وہ زلزلے کی تھرتھراہٹ کو اپنے اندر جذب کرسکیں۔ زلزلوں کے خلاف تیاری کا ایک دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ لوگوں کو ان کے بارے میں آگہی دی جائے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس جیوگرافیکل سروے (USGS) اور کئی دیگر امریکی اداروں نے ایسے کئی بروشر تیار کئے ہیں جن سے زلزلوں کے عمل کی وضاحت ہوتی ہے اور ان میں عمارتوں کی تعمیر کے بارے میں ہدایات کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ زلزلہ آنے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ www.usgs.gov ویب ایڈریس کے ذریعے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 13 اکتوبر 2005ء)

بقیہ صفحہ 5

اسے چپ کرایا اور رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگے کہ یہ تو سرداری کے خواب دیکھ رہا تھا۔ آپ کی آمد کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ تو سعد بن عبادہ اور اس کی اولاد پر فضیلت نازل کر۔

یہ تین صحابہ ہیں جنہوں نے انصار کی طرف سے بہترین خدمات پیش کیں۔ ان کا نام تاریخ اسلام میں محفوظ ہوگیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی روحوں پر بے شمار برکتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ایک رویا۔ ایک نشان

حضرت ماسٹر چو ر محمد علی خان صاحب صوف کی چشم دید شہادت ہے ''مقد م دین کی آخر پیشی پر تاریخ فیصلہ سے ایک دن قبل آ نے بوقت نماز عصر حضرت نا نورالدین صاحب اور حضرت سید محمد احسن صاحب ا وہو اور دیگر احبا سے جن میں یہ خاکسار بھی شا تھا فرمایا ہم نے رویا دیکھی ہے ہم سفید گھوڑ پر سوار باہر سے گھر آرہے ہیں (مفہوم) اور ہمار گھر وا یہ الفاظ کہہ رہے ہیں ہمارا نقصان ہوگیا ہے (غالباً روپوں کا) میں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں۔ میں سلامت آگیا ہوں۔

ا رویا کی تعبیر آ نے یہ فرمائی ا سے پتہ چلتا ہے منصف (جو بے حد متعصب آریہ ہے اور آ کے خلاف فیصلہ دینے پر تلا ہوا ہے) ہمیں جرمانہ وغیر کی سزا د ۔ اور دوسر قسم کی سزا نہ د سکے ۔ بالآخر عدالت عالیہ سے ہم بر ثابت ہوں ۔ اور ا کی شرار ں سے ہم بچ سلامت رہیں ۔ چنانچہ دوسر دن یہی واقعہ پیش آیا منصف نے آ کے خلاف جرمانہ کا حکم سنایا۔ جو اسی وقت ادا کیا گیا۔'' (الفضل 23 اکتوبر 1999ء)

بھارتی کرکٹ ٹیم کا دورہ پاکستان

عبدالحلیم سحر صاحب

انگلش کٹ ٹیم ٹیسٹ اور ون ہرانے کے بعد ا پاکستان کے مقابل بھارت کی کٹ ٹیم پاکستان پہنچ چکی ہے۔ادھر پاکستانی ٹیم کے حوصلے بلند ہیں انگلینڈ کی کٹ ٹیم شکست د اور دوسر طرف بھارت کی ٹیم نے بھی سر لنکا بُر طر ٹیسٹ اور ون میں ہرایا ہے ا کا مطلب ہے دونوں ٹیمیں تاز دم ہیں اگر کسی بھی ٹیم نے باؤلنگ بیٹنگ اور فیلڈنگ میں سے کسی ایک شعبہ میں کمزور دکھائی و رجائے گی انڈ یا کی بیٹنگ ئن انگلش ٹیم کے مقابلہ میں کا مضبو ہے۔کپتان ریو ٹنڈولکر اور سہواگ ا وف دنیا کے بہترین بلے باز ہیں اور یہ انفراد طور پر بڑ سے بڑا اسکور نے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ٹنڈولکر جو 35 ٹیسٹ سنچریاں بنا ٹیسٹ کٹ میں سب سے زاد سنچریاں بنانے وا دنیا کے منفرد کھلاڑ ہیں ا لیے ان کھلاڑیوں جلد آؤ نے کے لیے پاکستانی باؤلروں بہت زاد محنت نی پڑ گی۔چونکہ پاکستان کے فاسٹ باؤلر شعیب اختر نے پچھلی انگلش سیرر کے دوران بہت عمد باؤلنگ کی اور بہت محنت کی اگر انہوں نے اسی ردھم اور کنٹرول کے ساتھ باؤلنگ وائی پھر پاکستان کے لیے ئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔پاکستان کے پا بھی دنیا کے بہترین بلے باز ہیں۔جو انڈیا کے لیے مشکلات پیدا یں ان میں انضمام الحق محمد یوسف کا ان اکمل اور شا آفرید وغیر شا ہیں۔یہ سیرر بہت کانٹے دار ہوگی اور شائقین اور ناظرین بہترین کٹ دیکھنے ملے گی۔انڈیا اور پاکستان چونکہ روایتی حریف ہیں اس لحاظ سے ان کے درمیان کوئی بھی کھیل ہو وہ تاریخی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

انڈین ٹیم پاکستان میں تین ٹیسٹ اور پانچ ون ڈے میچ کھیلے گی۔یہ دورہ 6 جنوری 2006ء سے 19 فروری 2006ء تک ہوگا پہلا ٹیسٹ میچ 13 جنوری 2006ء کو لاہور میں شروع ہو چکا ہے دلچسپ بات یہ کہ 2004ء میں انڈیا نے پاکستان کو اس کے ملک میں ہرایا تھا اور جواب میں جب پاکستان انڈیا گیا تو انڈیا کو سیریز میں شکست دی اس لحاظ سے ہوم گراؤنڈ کا فائدہ ختم ہوتا نظر آتا ہے۔ماہرین کرکٹ کے تبصرے سیریز کے متعلق اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہو رہے ہیں ماضی کے بہترین آل راؤنڈر عمران خان کے مطابق انضمام الحق پچھلے ایک سال سے بھرپور فارم میں ہیں اور شعیب اختر نے جس طرح بہترین باؤلنگ کی ہے یہ دونوں اپنی پرفارمنس کی وجہ سے انڈیا کو مشکل میں ڈالیں گے دوسری طرف انضمام الحق نے کپتانی بھی نکھاری ہے اور ٹیم کو متحد کر کے لڑا رہے ہیں۔اسی طرح پاکستان کے ماضی کے بہترین بیٹسمین ظہیر عباس نے کہا ہے کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی پاکستان میں کافی بہتر رہی ہے۔اس لیے اس کے خلاف کامیابی کے لیے غیر معمولی اسپرٹ اور جذبہ کی ضرورت ہوگی۔سابق کپتان وسیم اکرم کے مطابق پاک بھارت سیریز کافی دلچسپ ہوگی۔ان کے مطابق کرکٹ بورڈ کو چاہئے کہ وکٹیں تیز بنائے کیونکہ ان سے شعیب اختر اپنی سپیڈ اور لائن سے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے بہر حال اب تو میدان سامنے ہے اور دونوں ٹیمیں بھی آمنے سامنے ہیں انڈیا کے پاس باؤلر بھی اب کافی تجربہ کار ہیں ان میں عرفان پٹھان،ظہیر خان اور راجیت اگرکار اپنی سوئنگ اور لائن لینتھ سے بیٹسمینوں کو پریشان کر سکتے ہیں پاکستانی ٹیم کا ایک مسئلہ بڑا اہم ہے اور وہ اوپننگ کا ہے ابھی تک کوئی جوڑی بھی ہمیں اچھا سٹارٹ نہیں دے سکی ہم نے سلمان بٹ کے ساتھ شعیب ملک کو بھی آزمایا ہے۔گو کہ ون ڈے میں کامران اکمل اور سلمان بٹ کی جوڑی کافی کامیاب رہی۔لیکن ٹیسٹ میچ میں صورت حال مختلف ہوتی ہے۔اس کے لیے اگر نئی جوڑی رکھی جائے تو بہتر ہوگا۔سلمان بٹ کے ساتھ ڈومیسٹک سیزن سے اچھا کھلاڑی لینا چاہے اسی طرح شاہد آفریدی کا نمبر چوتھا کرنا چاہے اسطرح اس کے کھیل میں نکھار پیدا ہوگا۔دوسرا مخالف ٹیم پر شروع میں نفسیاتی اثر پڑے گا باؤلنگ میں شعیب اختر کے ساتھ محمد سمیع کو بڑی محنت کی ضرورت ہے وہ ابھی وننگ باؤلر کے طور پر سامنے نہیں آئے، محمد آصف کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ بھی اچھا باؤلر ہے لیکن اس کو بھی اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لیے کافی محنت کی ضرورت ہوگی۔یہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پندرہویں سیریز ہوگی۔اس سے قبل چودہ سیریز دونوں ٹیموں کے درمیان ہو چکی ہیں۔چار میں پاکستان نے کامیابی حاصل کی اور تین بھارت نے جیتی ہیں اور سات سیریز برابر ہو گئیں۔

بھارت کی ٹیم پہلی بار 1954-55ء میں ونو منکر کی قیادت میں پاکستان آئی۔پاکستانی ٹیم کے کپتان حفیظ کاردار تھے اس دورہ میں پانچ ٹیسٹ کھیلے گئے۔جو سب کے سب برابر رہے۔اس کے بعد بھارت کا دوسرا دورہ 1978-79ء میں پاکستان میں ہوا اس وقت بھارت کے مشہور لیفٹ آرم لیگ سپنر بشن سنگھ بیدی کپتان تھے پاکستان کے کپتان مشتاق محمد تھے ۔پاکستان یہ سیریز دو صفر سے جیت گیا لاہور اور کراچی کے دونوں ٹیسٹ پاکستان نے آٹھ وکٹوں سے جیتے۔لاہور میں ظہیر عباس نے زبردست اننگز کھیلی اور ڈبل سنچری سکور کی۔اس میچ میں عمران خان نے سات وکٹیں اور سرفراز نواز نے چھ وکٹیں حاصل کیں 1982-83ء میں بھارتی ٹیم عظیم کرکٹر سنیل گواسکر کی قیادت میں پاکستان دورہ پر آئی۔پہلی مرتبہ دونوں ممالک کے درمیان چھ ٹیسٹ کھیلے گئے۔پاکستان ٹیم کی قیادت عمران خان کے پاس تھی۔عمران خان کی ذہانت اور مہارت کی وجہ سے پاکستان یہ سیریز تین صفر سے جیت گیا۔اس کے بعد 1984-85ء میں چوتھی مرتبہ انڈیا کی ٹیم سنیل گواسکر کی کپتانی میں پاکستان آئی۔اس دفعہ پاکستان کے کپتان ظہیر عباس تھے۔یہ تین ٹیسٹ کی سیریز تھی لاہور اور فیصل آباد کے ٹیسٹ ڈرا ہوئے تیسرا ٹیسٹ شروع ہونے سے پہلے بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی قتل ہو گئیں تو بھارتی ٹیم واپس چلی گئی۔1989-90ء میں سری کانت کی کپتانی میں انڈیا کی ٹیم پانچویں مرتبہ پاکستان آئی اس سیریز میں کل چار ٹیسٹ کھیلے گئے۔یہ سارے ٹیسٹ ڈرا ہوئے اس کے بعد 2003-04ء میں سارو و گنگولی انڈیا کی ٹیم لے کر پاکستان آئے ادھر پاکستان کے کپتان انضمام الحق تھے۔یہ سیریز 3 ٹیسٹ میچوں پر مشتمل تھی۔انڈیا نے پہلی مرتبہ پاکستان کی سرزمین پر ٹیسٹ سیریز دو ایک سے جیتی۔گو کہ پہلا اور تیسرا ٹیسٹ انڈیا نے جیتا تو دوسرا ٹیسٹ پاکستان نے لاہور میں 9 وکٹوں سے جیتا۔ملتان اور فیصل آباد کے ٹیسٹ انڈیا کے ہاتھ میں رہے۔

پاکستان کی سرزمین پر اب تک 6 سیریز کے دوران کل 23 ٹیسٹ کھیلے گئے 6 ٹیسٹ پاکستان نے جیتے اور دو بھارت نے بقیہ 15 ٹیسٹ ڈرا ہوئے پاکستان اور انڈیا کے درمیان اب تک 53 ٹیسٹ کھیلے جا چکے ہیں 11 ٹیسٹ پاکستان نے جیتے 8 بھارت نے جیتے اور 34 ٹیسٹ میچوں کا فیصلہ نہ ہو سکا ان میچوں کے درمیان پاکستان نے 1989-90ء میں سب سے بڑا اسکور لاہور ٹیسٹ میں بنایا یعنی 5 وکٹوں پر 699 رنز بنائے۔جبکہ بھارت کی طرف سے سب سے زیادہ مجموعی سکور 2003-04ء کے دوران ملتان ٹیسٹ میں 5 وکٹوں پر 675 رنز بنے انڈیا کا کم سے کم سکور 1952-53ء کی سیریز کے دوران لکھنؤ ٹیسٹ میں بنا یعنی 106 سکور اس میں فضل محمود کی غیر معمولی باؤلنگ کا بڑا دخل تھا پاکستان کا کم سے کم سکور انڈیا کے خلاف 116 رنز ہے جو 1986-87ء کے دوران بنگلور ٹیسٹ میں بنا ان دونوں ٹیموں کے درمیان میچوں میں اب تک 92 سنچریاں بنی ہیں جن میں 51 سنچریاں پاکستان کی طرف سے سکور ہوئی ہیں۔بھارت کی طرف سے 4 ڈبل سنچریاں اور 36 سنچریاں بنائی گئیں پاکستان کی طرف سے 7 ڈبل سنچریاں اور 44 سنچریاں سکور ہوئیں۔بھارت کی طرف سے سنیل گواسکر اور پوجی امر یگر پانچ پانچ جبکہ پاکستان کی طرف سے مدثر نذر اور ظہیر عباس چھ چھ سنچریاں بنا چکے ہیں بھارت کی طرف سے بہترین انفرادی سکور وریندر سہواگ نے بنایا۔انہوں نے 2003-04ء کے دوران ملتان ٹیسٹ میں 309 رنز کی لمبی اننگ کھیلی پاکستان کی طرف سے جاوید میاں داد نے 1982-83ء میں حیدرآباد ٹیسٹ میں 280 ناٹ آؤٹ کی اننگز کھیلی پاکستان کی طرف سے جاوید میاں داد نے 28 ٹیسٹ میچوں کی 39 اننگز میں 6 مرتبہ ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے 64.51 کی اوسط سے 2228 رنز بنائے ہیں۔جبکہ بھارت کی طرف سے سنیل گواسکر 24 ٹیسٹ میچوں میں 41 اننگز کھیل کر 56.45 کی اوسط سے 2089 رنز بنائے ہیں اگر باؤلنگ کے شعبہ میں دیکھا جائے تو پاکستان کی طرف سے کسی ایک اننگز میں بہترین باؤلنگ کرنے والے عمران خان ہیں۔جنہوں نے 1983-84ء کی سیریز کے دوران کراچی ٹیسٹ میں 60 رنز دے کر 8 بھارتی کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔انڈیا کی طرف سے یہ اعزاز کپیل دیو کے پاس ہے۔انہوں نے 1982-83ء میں لاہور میں 85 رنز دے کر 8 پاکستانی کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا ایک ٹیسٹ میں بہترین انفرادی باؤلنگ کا ریکارڈ (اوول کے ہیرو) فضل محمود کے پاس ہے جنہوں نے 1952-53ء کی سیریز کے دوران لکھنؤ ٹیسٹ میں 94 رنز دے کر 12 وکٹیں حاصل کیں بھارت کی جانب سے ایک ٹیسٹ میں بہترین باؤلنگ کا اعزاز ان کے لیگ سپنر انیل کمبلے کے پاس 1998-99ء کے دورہ کے دوران دہلی میں 149 رنز دے کر 14 وکٹیں لیں انڈیا اپنے سپنرز پر انحصار کرے گا۔ان میں مندر سنگھ اور انیل کمبلے قابل ذکر ہیں جبکہ پاکستان کے پاس دانش کنیریا اور شعیب ملک موجود ہیں لیکن پاکستان کو اپنی فاسٹ باؤلنگ اور فیلڈنگ پر توجہ دینی ہوگی کیونکہ انڈیا کے پاس دنیا کے بہترین بیٹسمین موجود ہیں جن کا کیچ گرایا جانا مہنگا پڑتا ہے۔بہر حال اب میدان میں دونوں ٹیمیں مد مقابل ہیں جو منظم اور متحد ہو کر کھیلے گا وہ فتح حاصل کرے گا۔

درخواست دعا

محترمہ زرینہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بورکینیا فاسو کے والد محترم ریاض احمد صاحب ساہی گردوں کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور سیالکوٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب سے ان کی صحت و عافیت کے لئے درخواست دعا ہے۔

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔" (روزنامہ الفضل 27 اگست 1969ء)

خبریں
قومی اخبارات سے

منٰی میں 410 حاجی شہید ۔مناسک حج ادا کرنے کے دوران بہت بڑا ہجوم شیطان کو کنکریاں مارنے منٰی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ پاس سے گزرنے والی بسوں سے سامان کے تھیلے گر گئے حجاج ان سے الجھ کر گرتے رہے اور بھیڑ میں کچلے گئے۔ 34 پاکستانیوں سمیت 410 حجاج شہید اور قریباً ایک ہزار زخمی ہو گئے۔ خواتین سمیت متعدد زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

باجوڑ ایجنسی میں 18 ہلاک ۔طالبان کی تلاش میں قبائلی علاقے باجوڑ ایجنسی میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 18 افراد ہلاک ہو گئے۔ پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ واقعہ کی تحقیقات جاری ہیں۔ بمباری کے بعد لاشوں کے ٹکڑے جمع کر کے اجتماعی تدفین کی گئی۔

ڈیرہ بگٹی میں جھڑپ ۔بلوچستان کے علاقے ڈیرہ بگٹی میں سیکیورٹی فورسز نے فائرنگ کر کے 12 شرپسندوں کو ہلاک کر دیا۔ بارودی سرنگ پھٹنے سے 4 اہلکار جاں بحق اور تین زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز اور بلوچ لبریشن آرمی کے درمیان جھڑپ میں بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ غلام احمد صاحب مرحوم بہاولنگر دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہاولنگر کے مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب

16۔جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:30

طالب دعا: طارق احمد
موبائل: 0300-77 13393
یادگار چوک ربوہ فون دکان: 047-6213393

کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,Fax:6213966

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائٹر۔طاہر محمود ☎ 4844986

احمد اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
رابطہ: 30 فرسٹ فلور 2-25E مارکیٹ واپڈا ٹاؤن لاہور
0333-4315502
042-5188844

MULTICOLOUR INTERNATIONAL

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE
HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

C.P.L 29-FD